سونے چاندی کی ڈیجیٹل ایپلیکیشن

اورڈیجیٹل پریڈکشن کا کاروبار

ادارہ

سوال

❶-سونے (gold) کا کاروبار ڈیجیٹل ایپلیکیشن پر کرنا کیسا ہے؟ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک تولہ سونا ڈیجیٹل طریقہ پر خریدا، ہمارے اکاؤنٹ سے اس کے پیسے کٹ گئے، اور ہمیں ایک تولہ ڈیجیٹل طور پر ملا، باقاعدہ اس پر قبضہ نہیں ہوتا، اور جب ریٹ اوپر گیا تو ہم نے سیل کر دیا، اور جب نیچے آیا تو خرید لیا، اس میں جو منافع ہوگا تو اس کا حکم کیا ہے؟

❷-ایک صورت ڈیجیٹل پریڈکشن (prediction) کی ہے کہ اندازہ لگانا کہ گولڈ کا ریٹ نیچے آئے گا اور وہ نیچے آ گیا، مثال کے طور پر گولڈ کا ریٹ ۴۵۰۰۰۰ (چار لاکھ پچاس ہزار) روپے تھا، اور ہم نے پریڈکشن (prediction) کر کے یہ کہا کہ ۴۳۰۰۰۰ (چار لاکھ تیس ہزار) روپے کا ہو جائے گا، اور وہ ہو گیا تو اس میں جو منافع ہوگا وہ ۲۰۰۰۰ (بیس ہزار) روپے ہوگا، اور اگر وہ ۴۴۰۰۰۰ (چار لاکھ چالیس ہزار) روپے کا ہو کر اوپر چلا جائے تو ہمیں (lose) یعنی غلط اندازے کا نقصان دینا ہوگا، مثلاً پریڈکشن (prediction) ۴۳۰۰۰۰ (چار لاکھ تیس ہزار روپے) تھی، اور صحیح نہ ہونے پر گولڈ کا ریٹ ۴۴۰۰۰۰ (چار لاکھ چالیس ہزار) روپے سے اوپر چلا گیا، تو نقصان (lose) ۱۰۰۰۰ روپے ہوگا، تو کیا یہ صورت جائز ہے؟

جواب

❶-سونا چاندی یا نقدی کی آن لائن ڈیجیٹل ایپلیکیشن کے ذریعے خرید و فروخت کی مروج تمام

صورتیں ناجائز سود پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہیں؛ کیوں کہ سونا و چاندی یا نقدی کی خرید وفروخت میں عاقدین کا ایک مجلس میں ہونا اور عوضین پر اسی مجلس میں قبضہ کرنا از روئے حدیث ضروری ہے، جب کہ ڈیجیٹل ایپلیکیشن کے ذریعہ سونا چاندی کی خرید وفروخت کرنے والے ایک مجلس میں نہیں ہوتے۔ اسی طرح سونا خریدنے والا سونے پر حسی طور پر قبضہ بھی نہیں کرتا، خریداری کی صورت میں فقط اس کے اکاؤنٹ میں ظاہر کردیا جاتا ہے۔

❷- ڈیجیٹل پریڈکشن کی ذکر کردہ صورت خالص جوئے کی ہے، جس میں انسان اپنے تجربہ کی بنیاد پر قیمت بڑھنے یا گھٹنے کے بارے میں پیشن گوئی کرتا ہے، پیشن گوئی درست ہونے کی صورت میں منافع ملتا ہے، اور نادرست ہونے کی صورت میں نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، لہٰذا اس طریق پر کمائی کرنا بھی حرام ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

’’(هو) لغةً الزيادة. وشرعًا (بيع الثمن بالثمن) أي ما خلق للثمنية ومنه المصوغ (جنسا بجنس أو بغير جنس) كذهب بفضة (ويشترط) عدم التأجيل والخيار و(التماثل) أي التساوي وزنا (والتقابض) بالبراجم لابالتخلية (قبل الافتراق) وهو شرط بقائه صحيحا على الصحيح (إن اتحد جنسا وإن) وصلية (اختلفا جودة وصياغة) لما مر في الربا (وإلا) بأن لم يتجانسا ... (قوله: قبل الافتراق) أي افتراق المتعاقدين بأبدانهما، والتقييد بالعاقدين يعم المالكين والنائبين، وتقييد الفرقة بالأبدان يفيد عموم اعتبار المجلس، ومن ثم قالوا إنه لا يبطل بما يدل على الإعراض، ولو سارا فرسخا ولم يتفرقا، وقد اعتبروا المجلس في مسألة هي ما لو قال الأب اشهدوا أني اشتريت الدينار من ابني الصغير بعشرة دراهم، ثم قام قبل أن يزن العشرة فهو باطل كذا عن محمد؛ لأنه لا يمكن اعتبار التفرق بالأبدان نهر. و في البحر: لو نادى أحدهما صاحبهُ من وراء جدار أو من بعيد لم يجز؛ لأنهما مفترقان بأبدانهما.‘‘ (كتاب البيوع، باب الصرف:٢٥٨/ ٥، ط: سعيد)

وفيه أيضا:

’’القمار من القمر الذي يزداد تارة و ينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص.‘‘ (كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع:٤٠٣/ ٦، ط: سعيد)

فقط واللہ اعلم

فتویٰ نمبر: 144705101589 دارالافتاء: جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ۞ ..... ۞ ..... ۞ .....